السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فالج اور پٹھوں کے درد کے علاج کیلئے ایک تیل بنایا جاتا ہے جسمیں
مختلف جڑی بوٹیاں اور تیل ڈالے جاتے ہیں۔ اسمیں سانڈے کی چربی
سے بنا ہوا تیل بھی ڈالا جاتا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوا کہ اگر سانڈے کو
ذبح کیے بغیر اسکو مار کر یا ویسے ہی اسکو زندہ پکڑ کر اسکے پیٹ
کے نچلے حصے کو چیر کر اسکی چربی نکالکر پھر اسکے پیٹ کو ٹانکے لگاکر
سانڈے کو چھوڑ دیا جائے اور اسکی چربی کو گرم کرکے اسکا تیل بنایا
جائے پھر اس تیل کو مالش کے تیل میں ڈالا جائے تو وہ مالش کا
تیل پاک ہوگا یا ناپاک؟ تو مختلف کتب فقہ میں تلاش کرنے
کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ اگر سانڈہ دموی (خون والا) ہے تو اسکی
چربی اسکو ذبح کیے بغیر لیں تو وہ ناپاک ہوگی اور اگر وہ دموی نہیں ہے
تو اسکی چربی بغیر ذبح کیے بھی پاک ہوگی۔ تو اسکے دموی ہونے کی تحقیق
کیلئے مختلف کتب فقہ دیکھیں مگر ان میں اسکے دموی ہونے یا نہ ہونے
کے بارے میں کچھ نہیں ملا۔ ایک معتبر دینی ادارے اور مدرسہ کے دار الافتاء
میں بیٹھنے والے مفتی صاحب سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یہ (سانڈہ) دموی
نہیں ہے کیونکہ بہشتی زیور حصہ نہم کے صفحہ ۱۵۴ میں مسئلہ 6 میں لکھا ہے
"کیڑے مکوڑے اور خشکی کے جملہ وہ جانور جن میں دم سائل نہ ہو پاک ہیں
جیسے اکثر حشرات الارض، بچھو، ٹڈے، چھوٹی چھپکلی جسمیں دم سائل نہ ہو چھوٹا
سانپ جسمیں دم سائل نہ ہو خارجاً انکا استعمال ہر طرح درست ہے اور
داخلاً سب حرام ہیں سوائے ٹڈی کے الخ" انہوں نے کہا کہ جس جگہ حدیث
میں چھوٹی چھپکلی کا ذکر ہے وہاں کسی شارح نے اسکے تحت سانڈے کو
بھی ذکر کیا ہے لہذا یہ دموی نہیں ہے نیز انہوں نے کہا کہ ہم نے خود
ایک مرتبہ سانڈے کو پتھروں سے مارا ہے اور اسکا خون نہیں نکلا
تھا اسلئے ہمارا مشاہدہ بھی ہے کہ یہ دموی نہیں ہے لہذا مالش
کا تیل مذکور (جسمیں سانڈے کا تیل ڈالا گیا ہے) پاک ہوگا
جبکہ ایک دوسرے مفتی صاحب نے کہا کہ اس حدیث کی شرح میں ابوداؤد وغیرہ
میں ثواب کا ذکر ہے کہ انکو مارنے کے ثواب میں ان چیزوں کا حکم یکساں ہے

جیسے گرگٹ وغیرہ نیز سانڈہ بھی اسمیں داخل ہے جبکہ وہاں سانڈے
کے دموی ہونے یا نہ ہونے کا ذکر نہیں ہے
ایک اور مفتی صاحب نے کہا کہ سانڈہ ضب (گوہ) سے بڑا ہوتا ہے اور
ضب (گوہ) میں خون ہوتا ہے اور سانڈے میں بھی خون ہے اور یہ خون
کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ جب انہیں بتلایا گیا کہ ایک مفتی صاحب
نے کہا ہے کہ میں نے خود پتھروں سے مارا ہے اور اسمیں سے خون نہیں
نکلا تو انہوں نے کہا کہ اسکا اعتبار نہیں ہے "یہ دموی ہی ہے"۔
آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ آپ اسکے بارے میں وضاحت سے فرمادیں
کہ سانڈہ دموی ہے یا نہیں اور اسکو ذبح کیے بغیر اسکو مار کر یا زندہ
ہونے کی حالت میں اگر اسکی چربی حاصل کرکے اسکا تیل بنایا جائے تو وہ
تیل ناپاک ہوگا یا پاک؟

۲۔ TIENS کمپنی کے کاروبار اور طریقہ کار کے بارے میں ہمارے پاس آپکے
فتوی کی فوٹو کاپی موجود تھی۔ کوئی شخص اسکو دکھانے کے لئے لے گیا
تھا اور اس نے گم کر دی لہذا درخواست ہے کہ اسکی ایک کاپی
دوبارہ ارسال فرمائیں

دار الافتاء
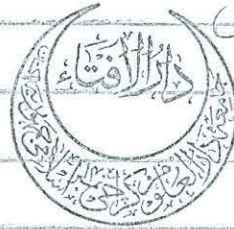
والسلام
محمد دلشان اکمل

0341

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیا

(۱)۔۔۔۔۔ سانڈا کے دموی ہونے اور نہ ہونے سے متعلق کوئی تصریح نہیں ملی تاہم اتنی بات ضرور ہے کہ سانڈا گوہ کی قسم کا ایک جانور ہے جیسا کہ فیروز اللغات اردو میں لکھا ہے (سانڈا گوہ کی قسم کا ایک جانور جس کا تیل نکال کر گٹھیا کے درد کے لئے یا طلا کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ ص ۷۶۹)

لہذا گوہ کے دموی ہونے یا نہ ہونے سے متعلق جو حکم ہو گا وہی حکم سانڈا کا ہو گا، اور گوہ کے بارے میں فقہاء کرام کا قول یہ ہے کہ گوہ ایک دموی جانور ہے اگرچہ اس میں دم سائل یعنی بہنے والا خون نہیں ہوتا لہذا جب سانڈا گوہ کی ایک قسم ہے تو وہ بھی دموی ہو گا اور اس کو غیر دموی کہنا درست نہیں۔

اور اس کے علاوہ جو سوال میں ذکر کیا گیا ہے کہ اس کو ذبح کئے بغیر اس سے چربی نکالی جاتی ہے تو یہ اس کے ساتھ ظلم ہے ایسی صورت میں اس کو ذبح کر کے چربی حاصل کرنا چاہئے تاہم دونوں صورتوں میں خواہ ذبح کئے بغیر اس کی چربی حاصل کرے یا ذبح کر کے اس سے چربی حاصل کر کے جو تیل بنایا جاتا ہے دونوں صورتوں میں وہ تیل ناپاک ہے کیونکہ مفتی بہ قول کے مطابق غیر ماکول اللحم جانور ذبح کرنے سے صرف چمڑا پاک ہوتا ہے اسکے علاوہ اجزاء پاک نہیں ہوتے لہذا یہ تیل ناپاک ہو گا اور ناپاک تیل کے بارے میں حکم یہ ہے کہ وہ تیل خارجی استعمال کے لئے علاج معالجہ کے طور پر استعمال کرنا درست ہے لیکن جسم کے جس حصے پر اس سے مالش کیا جاتا ہے نماز پڑھنے کے وقت اس حصے کو دھونا ضروری ہے اس کو دھوئے بغیر نماز پڑھنا درست نہیں ہو گی۔

بدائع الصنائع، دارالکتب العلمیة – (5 / 36)

وَكَذَلِكَ مَا لَيْسَ لَهُ دَمٌ سَائِلٌ مِثْلُ الْحَيَّةِ وَالْوَزَغِ وَسَامِّ أَبْرَصَ وَجَمِيعِ الْحَشَرَاتِ وَهَوَامِّ الْأَرْضِ مِنْ الْفَأْرِ وَالْقُرَادِ وَالْقَنَافِذِ وَالضَّبِّ وَالْيَرْبُوعِ وَابْنِ عِرْسٍ وَنَحْوِهَا، وَلَا خِلَافَ فِي حُرْمَةِ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ إلَّا فِي الضَّبِّ فَإِنَّهُ حَلَالٌ

البحر الرائق، دارالکتاب الاسلامی – (8 / 195)

وَأَمَّا الضَّبُّ وَالزُّنْبُورُ وَالسُّلَحْفَاةُ وَالْحَشَرَاتُ فَلِأَنَّهَا مِنْ الْخَبَائِثِ

الفتاوى الهندية – (1 / 46)

وَلَحْمُ الْمَيْتَةِ وَبَوْلُ مَا لَا يُؤْكَلُ وَالرَّوْثُ وَأَخْثَاءُ الْبَقَرِ وَالْعَذِرَةِ وَنَجْوُ الْكَلْبِ وَخُرْءُ الدَّجَاجِ وَالْبَطِّ وَالْإِوَزِّ نَجِسٌ نَجَاسَةً غَلِيظَةً هَكَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ۔۔۔۔۔۔ فَإِذَا أَصَابَ الثَّوْبَ أَكْثَرُ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ يَمْنَعُ جَوَازَ الصَّلَاةِ. كَذَا فِي الْمُحِيطِ.
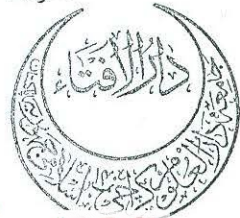
الفتاوى الهندية – (1 / 42)

وَإِذَا غَمَسَ الرَّجُلُ يَدَهُ فِي السَّمْنِ النَّجِسِ أَوْ أَصَابَ ثَوْبَهُ ثُمَّ غَسَلَ الْيَدَ أَوْ الثَّوْبَ بِالْمَاءِ مِنْ غَيْرِ حِرْضٍ وَأَثَرُ السَّمْنِ بَاقٍ عَلَى يَدِهِ يَطْهُرُ وَبِهِ أَخَذَ الْفَقِيهُ أَبُو اللَّيْثِ وَهُوَ الْأَصَحُّ. هَكَذَا فِي الذَّخِيرَةِ.

الفتاوى الهندية – (1 / 42)

الدُّهْنُ النَّجِسُ يُغْسَلُ ثَلَاثًا بِأَنْ يُلْقَى فِي الْخَابِيَةِ ثُمَّ يُصَبَّ فِيهِ مِثْلُهُ مَاءٌ وَيُحَرَّكَ ثُمَّ يُتْرَكُ حَتَّى يَعْلُو الدُّهْنُ فَيُؤْخَذَ أَوْ يُثْقَبَ أَسْفَلَ الْخَابِيَةِ حَتَّى يَخْرُجَ الْمَاءُ. هَكَذَا ثَلَاثًا فَيَطْهُرَ. كَذَا فِي الزَّاهِدِيِّ--------------------

وَغَسْلُ عُضْوٍ فِي أَوَانٍ وَغَسْلُ جُنُبٍ لَمْ يَسْتَنْجِ فِي آبَارٍ كَالثَّوْبِ وَيَتَنَجَّسُ الْمَاءُ وَالْأَوَانِي وَالْمَاءُ الرَّابِعُ مُطَهِّرٌ فِي الثَّوْبِ لَا الْعُضْوِ؛ لِأَنَّهُ أُقِيمَ بِهِ قُرْبَةٌ. كَذَا فِي الْكَافِي وَالْمِيَاهُ الثَّلَاثَةُ نَجِسَةٌ مُتَفَاوِتَةٌ فَالْأَوَّلُ إذَا أَصَابَ شَيْئًا يَطْهُرُ بِالثَّلَاثِ وَالثَّانِي بِالْمُثَنَّى وَالثَّالِثُ بِالْوَاحِدِ. كَذَا فِي مُحِيطِ السَّرَخْسِيِّ وَهُوَ الصَّحِيحُ.

(۲)-----ٹائنز کمپنی کے کاروبار اور طریقہ کار سے متعلق منسلکہ فتوی نمبر (۱۱۱۵/۷) ملاحظہ فرمائیں۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

عبدالرحمن عفی عنہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۸/۴/۲۰۱۴ء
۲۷/۶/۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح
[signature]

الجواب صحیح
(محمد عبدالمنان عفی عنہ)
نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۸/۴/۲۰۱۴ء
۲۷/۶/۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح
۲۸/۶/۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح

دارالافتاء
فتوی نمبر ۹۱/۱۶۱۷
۲۹/۶/۱۴۳۵ھ

0343